

33689- دنیا کی عمر میں وارد ہونے کا بطلان اور رد

سوال

میں نے سنا ہے کہ بعض علماء کرام نے کہنا ہے کہ پندرہ سو مجری سے قبل قیامت بپا ہو جائے گی اور اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے بھی دلائل لیے ہیں، تو کیا یہ کلام صحیح ہے؟

پسندیدہ جواب

سائل نے جس کلام کی طرف اشارہ کیا وہ امام سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہے انہوں نے اپنی کتاب "الحاوی" میں اس بات کا ذکر کیا ہے کہ دنیا کی عمر سات ہزار برس ہے اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت چھ ہزار کے آخر میں ہوئی ہے۔ دیکھیں : الحاوی (2/249-256)۔

چھ ہزار کے آخر کا معنی یہ ہے کہ نصف کے بعد، لہذا اس بنا پر اس امت کی عمر ہزار برس سے زیادہ اور پندرہ سو سے کم ہو گی۔

امام سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

یہ تو ممکن ہی نہیں کہ مدت اصل میں مکمل پندرہ سو ہو۔ اح-

یعنی ان کا مقصد یہ ہے کہ پندرہ سو برس سے کم ہو گی، پھر اس کے بعد بطور استدلال کچھ احادیث اور آثار ذکر کیے ہیں، اور ان میں بعض تو اسرائیلی روایات ہیں جن سے محنت پھوٹنا جائز نہیں، اور کچھ احادیث ضعیف ہیں بلکہ اہل علم نے تو ان پر کذب اور موضوع کا حکم لگایا ہے۔

اس کلام کے بطلان پر مندرجہ ذیل اشیاء دلالت کرتی ہیں :

1- اگر تو یہ کلام صحیح اور درست ہوتی تو پھر ہر ایک کو علم ہوتا کہ قیامت کب قائم ہو گی، اور ایسا کتاب و سنت کی واضح نصوص کے خلاف ہے، جو اس بات پر قطعی دلالت کرتی ہیں کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے علاوہ کوئی شخص بھی قیامت کے بارہ میں علم نہیں رکھتا۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿لَوْلَگَ آپ سے قیامت کے بارہ میں سوال کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو اللہ تعالیٰ کو ہی ہے، آپ کو کیا خبر بہت ممکن ہے کہ قیامت بالکل ہی قریب ہی ہو﴾۔ الحزاب (63)

ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بتا رہے ہیں کہ انہیں قیامت کا کوئی علم نہیں اور اگر لوگ آپ سے اس بارہ میں سوال کریں تو اللہ تعالیٰ نے راہنمائی کرتے ہوئے فرمایا کہ اس علم کو اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹا ہیں۔ احمد دیکھیں : تفسیر ابن کثیر (3/527)۔

شیخ سلقطی رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے :

یہ تو معلوم ہی ہے کہ انہا حصر کا صیغہ ہے لہذا آیت کا معنی یہ ہوگا: اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی بھی قیامت کا علم نہیں رکھتا احمد یکھیں: اضواء البيان (6/604)۔

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

لوق آپ سے قیامت کے واقع ہونے کا وقت دریافت کرتے ہیں، آپ کو اس کے بیان کرنے سے کیا تعلق؟ اس کے علم کی انتہاء توانہ تعالیٰ کی جانب ہے، آپ تو صرف اس سے ڈرتے رہنے والوں کو آگاہ کرنے والے ہیں۔ النازعات (42-45)۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ اس کی تفسیر میں کہتے ہیں :

یعنی قیامت کا علم آپ کے پاس نہیں اور نہ ہی مخلوق میں سے کسی ایک کے پاس قیامت کا علم ہے، بلکہ اسے توانہ تعالیٰ کی طرف ہی لوٹایا جاتا ہے، وہ اللہ وحده لا شریک کی ذات ہی اس کے علم کی تعین کو جانتی ہے۔ اہ

دیکھنے تفسیر ابن کثیر (736/4)

اور شیخ سعدی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی تفسیر میں کہتے ہیں :

جب قیامت کے علم میں بندوں کی کوئی دینی مصلحت نہیں پائی جاتی تھی اور نہ بی دنیاوی مصلحت لہذا اسے ان سے مخفی بی رکھا گیا بلکہ اسے مخفی رکھنے میں بی بندوں کی مصلحت تھی اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی ساری مخلوق سے اس کا علم مخفی رکھا اور صرف اسے اینے لیے ہی خاص کرتے ہوئے فرمایا: **اپ کے رب کی طرف ہی اس کے علم کی انتہاء ہے۔** ۱۴

سنن نبویہ میں جو اس پر دلالت کرتی ہیں کہ قیامت کا علم تو صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہی ہے حدیث جبریل سب سے مشہور ہے جس میں بیان ہوا کہ جب جبریل علیہ السلام نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے علم کے متعلق سوال کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

(اس کے بارہ میں جس سے سوال کیا جا رہا ہے وہ بھی سائل سے کچھ زیادہ نہیں جانتا) صحیح مسلم حدیث نمبر (8)۔

2- جن آثار سے امام سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے استدلال کیا ہے اہل علم نے انہیں ضعف قرار دیا ہے بلکہ انہیں کذب یعنی جھوٹ کا حکم دیا گیا ہے کہ یہ سب آثار جھوٹ ہیں۔

امام ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ نے المغاریف میں موضوع حدیث کو پہنچانے کے طریقے ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں :

ان میں سے ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ: صریح قرآن کریم کے حدیث کا مخالف ہونا بھی شامل ہے، مثلاً دنیا کی مقدار جس میں یہ تحدید ہے کہ دنیا کی عمر سات ہزار برس ہوگی والی حدیث، اور ہم اس وقت ساتویں ہزار میں ہیں، اور یہ سب سے واضح اور کھلا جھوٹ ہے اس لیے کہ اگر یہ صحیح ہوتی تو ہر ایک کو یہ علم ہوتا کہ ہمارے دور سے لیکر قیامت تک میں دو سو کیا وون برس باقی بچے ہیں، حالانکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

{} یہ لوگ آپ سے قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا؟ آپ فرمادیجے کہ اس کا علم صرف میرے رب ہی پاس ہے، اس کے وقت پر اس کو سوال اللہ تعالیٰ کے کوئی اور ظاہر نہیں کرے گا وہ آسمانوں اور زمین میں بڑا بھاری حادثہ ہو گا وہ تم پر محن اپاہنک آپ سے کی وہ آپ سے اس طرح پوچھتے ہیں جیسے کویا آپ اس کی تحقیقات کر رکھے ہیں، آپ فرمادیجے کہ اس کے علم خاص اللہ ہی پاس ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ الاعراف (187)۔ احمد یکھیں النار المنیف (1/80)۔

ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب "النخایی فی الفتن والملامح" میں کہا ہے کہ :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی بھی صحیح حدیث میں یہ ثابت نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کا وقت کسی مدت میں مخصوص کیا ہو، بلکہ صرف اتنا ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی کچھ نشانیاں اور علامات اور شر انظہریاں کی ہیں۔ اح

دیکھیں : النخایی فی الفتن والملامح ابن کثیر (25/1)۔

اور ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک دوسری جگہ پر کچھ اس طرح کہا :

کتب اسرائیل اور اہل کتاب میں جو یہ لکھا ہوا ہے کہ کئی ہزار اور دو سو برس گزر چکے ہیں اسے کئی ایک علماء کرام نے اسے غلط کہا اور اس کی نظراء قرار دیا ہے اور وہ اس میں سچے بھی ہیں، اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ "دنیا آنحضرت کے جمیون میں سے ساتوں دن ہے" لیکن اس کی بھی سند صحیح نہیں ہے۔

اور اسی طرح قیامت کی تحدید میں جتنی بھی احادیث یا آثار وارد ہوئے ہیں ان سب کی سند ثابت نہیں ہے۔ ادھر دیکھیں النخایی فی الفتن والملامح ابن کثیر (28/2)۔

اور امام سخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے "المقادد الحسنة" میں کہا ہے :

روز قیامت کی تحدید میں جتنا کچھ بھی روایات کیا جاتا ہے اس کا یا تو اصل میں وجود بھی نہیں یا پھر اس کی سند ثابت نہیں ہے۔ اح

دیکھیں : المقادد الحسنة للخواوی (444)۔

3- امام خواوی کا اپنابیان کردہ بھی اس قول کے باطل ہونے پر دلالت کرتا ہے :

خواوی کہتے ہیں کہ امام محدث بارہ سو کے بعد ظاہر ہو گئے، اور اس وقت تو چودہ سو برس سے بھی زیادہ گزر چکے ہیں لیکن پھر بھی امام محدث کا ظہور نہیں ہوا۔

خواوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مغرب کی جانب سے طلوع شمس کے بعد لوگ ایک سو میں برس تک رہیں گے اور پھر قیامت قائم ہو گی، لہذا اس کا معنی یہ ہوا کہ میں برس سے زائد پہلے ہی سورع مغرب سے طلوع ہو چکا ہے !!!

خواوی نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ دجال صدی کے آخر میں ظاہر ہو گا، اور مسیح عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول اور مغرب سے سورج کا طلوع ہونا قیامت سے دو سو برس قبل ہو گا !!!

لہذا یہ سب کچھ اس تحدید کے باطل ہونے پر دلالت کرتا ہے، واجب اور ضروری تو یہی ہے کہ قیامت کے علم کو اللہ تعالیٰ کی طرف ہی لوٹایا جائے، اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اسی چیز کا ہمیں حکم دیتے ہوئے فرمایا :

لَوْلَمْ آپ سے قیامت کے بارہ میں سوال کرتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے آپ کو کیا خبر کہ قیامت بالکل قریب ہی ہو۔ الہ رحاب (63)۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔